تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلیکیشنز
لاہور ۰ کراچی ۰ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر مظہری

جلد دوم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۰ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

نام کتاب	تفسیر مظہری (جلد دوم)
تالیف	حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن	ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان، مولانا سید محمد اقبال شاہ
	مولانا محمد انور مگھالوی
	فضلاء دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
تعداد	ایک ہزار
اشاعت	دسمبر 2002ء (رمضان المبارک 1323 ہجری)
کمپیوٹر کوڈ	1Z348

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

فیکس:۔042-7238010

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

منصوب ہے۔ اذ کا لفظ محل جر میں ہے کیونکہ بعد کا لفظ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اذ کا لفظ محل جر میں ہے کیونکہ بعد کا لفظ اس کی طرف مضاف ہے۔ ایک قول میں یہ کہا گیا ہے کہ یہاں اِذْ اَنْ مصدریہ کے حکم میں ہے۔

۳۔ رحمت سے مراد توفیق اور تثبیت ہے۔

۴۔ ہر سوال پر عطا فرمانے والا ہے۔ اس آیت میں اس پر دلیل موجود ہے کہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی طرف سے رسوائی کی وجہ سے ہوتی ہے، وہ بندوں پر فضل واحسان فرماتا ہے، اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ نواس بن سمعان سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جب وہ اسے سیدھا کرنے کا ارادہ کرتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور اگر اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر مضبوط کر دے۔ میزان اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ایک قوم کے حق میں بلند فرماتا ہے، دوسرے کے حق کو جھکا دیتا ہے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہتا ہے(1) اسے امام بغوی نے روایت کیا ہے۔ اسی کی مثل امام احمد اور امام ترمذی نے ام سلمہ سے امام مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس کی حدیث سے اور صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی مانند ہے جو کھلی جگہ پڑا ہوا ہو جسے ہوائیں الٹ پلٹ کرتی ہیں۔ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

"اے ہمارے پروردگار! بے شک تو جمع کرنے والا ہے سب لوگوں کو اس دن کے لئے ۱۔ نہیں کوئی شبہ جس (کے آنے) میں ۲۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پھرتا اپنے وعدہ سے ۳۔"

۱۔ یوم سے پہلے قضاء کا لفظ محذوف ہے، یعنی اس دن کے فیصلہ کے لئے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ یہاں لام بمعنی فی ہے۔

۲۔ یعنی اس دن اور اس میں واقع ہونے والی جزاء میں کوئی شک نہیں۔

۳۔ میعاد وعد سے مفعال کے وزن پر ہے۔ وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ سے محال ہے کیونکہ یہ ایک رذیل عمل ہے جو الوہیت کے منافی ہے۔ جہاں تک وعید کا تعلق ہے تو ہمارے نزدیک توبہ کے بغیر بھی بخش دینا جائز ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں وعید میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں مگر وہ توبہ کے بعد ہی بخشتا ہے۔ وہ اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں فساق کیلئے عذاب جس طرح توبہ نہ کرنے کی صورت میں سب کے نزدیک متفق علیہ ہے، اسی طرح یہ معافی نہ ملنے کی صورت کے ساتھ بھی مشروط ہے کیونکہ رب العالمین کا یہ حکم مطلق ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا شرک کو اور بخشش دیتا ہے اس کے علاوہ جسکے حق میں چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ جس کے حق میں چاہتا ہے اسے بخش دیتا ہے اور جس کے حق میں چاہتا ہے اسے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ اور گمراہوں کے بغیر کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور آیات بھی ہیں۔ اس باب میں احادیث بے شمار ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ وَ

1۔ تفسیر بغوی، جلد 1، صفحہ 271 (التجاریہ)